

تاریخ کے دریچے میں - 6 / Feb / 2010

ربر عظیم الشان حضرت آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای " دام ظلہ " کی مختصر سوانح حیات

امام خمینی (رہ) نے فرمایا : " آقای خامنہ ای اسلام کے سچے وفادار اور خدمتگذار ہیں اسلام کی خدمت ان کی دلی تمنا اور آرزو ہے وہ اس سلسلے میں بے مثل اور منفرد شخصیت کے حامل ہیں میں ان کو عرصہ دراز سے اچھی طرح جانتا ہوں "

ولادت سے مدرسہ تک

ربر عظیم الشان حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای ، حجة الاسلام والمسلمین مرحوم حاج سید جواد حسینی خامنہ ای کے فرزند ہیں ، آپ تیر مہینے کی ۲۴ تاریخ سن ۱۳۱۸ھ ش مطابق ۲۸ صفر ۱۳۵۸ھ ق کو مشہد مقدس میں پیدا ہوئے ، آپ اپنے والدین کی دوسری اولاد ہیں ، آپ کے والد سید جواد خامنہ ای اکثر علماء اور دینی مدرسین کی طرح قناعت پسند اور سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی تھے ، انکی سادہ زندگی کے مثبت اثرات ان کے اہل و عیال پر بھی مرتب ہوئے اور وہ بھی ان کی طرح قناعت پسند اور سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی ہو گئے ربر عظیم الشان اپنی زندگی کی پہلی یادداشت بیان کرتے ہوئے اپنی اور گھر والوں کی زندگی کے حالات کو اس طرح بیان فرماتے ہیں :

" میرے والد ، مشہور و معروف عالم دین اور بہت ہی متقی و پرہیزگار تھے وہ اکثر خلوت پسند اور گوشہ نشین رہتے تھے ہماری زندگی بہت سخت گزرتی ، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بعض اوقات ہمارے گھر رات کا کھانا نہیں بنتا تھا ! میری والدہ بڑی مشقت سے ہمارے لئے رات کا کھانا مہیا کرتیں اور یہ رات کا کھانا روٹی اور کشمش "ہوتا تھا "

لیکن وہ گھر کہ جس میں آقای سید جواد کے اہل و عیال زندگی بسر کرتے تھے ، اس کے بارے میں ربر انقلاب اسلامی اس طرح بیان فرماتے ہیں :

" میرے والد کا مکان جہاں میں پیدا ہوا اور میری زندگی کے ابتدائی چار ، پانچ سال وہیں گزرے وہ ساٹھ یا ستر میٹر مربع جگہ پر مشتمل تھا جو مشہد کے ایک ایسے محلہ میں واقع تھا ، جہاں غریب لوگ رہتے تھے ، اس مکان میں صرف ایک کمرہ اور ایک تاریک تہہ خانہ تھا ، جس میں گھٹن محسوس ہوتی تھی !

والد بزرگوار کے پاس اکثر مہمان (ایک عالم دین کی حیثیت سے ملاقات اور مسائل پوچھنے کے لئے) آتے جاتے تھے اور جب تک مہمان ان کے پاس رہتے تھے اس وقت تک ہم سب اس تاریک تہہ خانے میں چلے جاتے تھے بعد میں میرے والد کے کچھ عقیدتمندوں نے ہمارے مکان سے ملحقہ چھوٹا سا زمین کا قطعہ خرید کر ہمارے مکان میں اضافہ کر دیا اور اس طرح ہمارے مکان میں تین کمرے ہو گئے "

ربر معظم انقلاب اسلامی کا بچپن ایک غریب لیکن روحانی اور معنوی خاندان اور صاف و ستھرے ماحول میں گزرا ، قرآن مجید کی تعلیم کے لئے آپ چار سال کی عمر میں اپنے بڑے بھائی سید محمد کے ہمراہ مکتب بھیج دیئے گئے ، اس کے بعد ان دونوں بھائیوں کے داخلے ایک ایسے اسلامی مدرسہ " دارالتعلیم دیانتی " میں کرائے گئے جو نیا تاسیس ہوا تھا ، اور ان دونوں بھائیوں نے ابتدائی تعلیم اسی مدرسہ میں حاصل کی۔

حوزہ علمیہ میں

آپ نے انٹر کالج میں تعلیم کے ساتھ ہی (عربی گرائمر پر مشتمل کتاب جامع المقدمات) اور صرف و نحو کی

تعلیم کا آغاز کردیا تھا ، اس کے بعد آپ حوزہ علمیہ میں وارد ہوئے اور اپنے والد محترم اور دیگر اساتذہ سے ادبیات اور مقدمات کی تعلیم حاصل کی ، آپ حوزہ علمیہ میں داخلے اور روحانیت کے راستے کو انتخاب کرنے کی وجہ اس طرح بیان فرماتے ہیں :

" اس معنوی اورنورانی راستے کو انتخاب کرنے کا اصلی سبب میرے والد ماجد تھے اورمیری والدہ ماجدہ بھی اس سلسلہ میں میری بہت تشویق کیا کرتی تھیں اور یہ راستہ انہیں بہت پسند تھا "

آپ نے "جامع المقدمات " " سیوطی " " مغنی " جیسی (عربی) ادبیات کی کتابوں کومدرسہ " سلیمان خان " اور " نواب " کے مدرسین کے پاس حاصل کیا ، آپ کے والد ماجد بھی اپنے بیٹوں کے دروس پر نظارت کیا کرتے تھے آپ نے " کتاب معالم " بھی اسی دور میں تمام کرلی تھی ، اس کے بعد " شرائع الاسلام " اور " شرح لمعہ " کو اپنے والد ماجد سے اور ان کا کچھ حصہ " مرحوم آقای میرزا مدرس یزدی " سے حاصل کیا ، رسائل و مکاسب کو مرحوم حاج شیخ ہاشم قزوینی کے پاس پڑھا اور سطح میں فقہ و اصول کے باقی دروس اپنے والد ماجد کے پاس تمام کئے اور اس طرح آپ نے مقدمات اور سطح کے دروس کوحیرت انگیز طور پر ساڑھے پانچ سال کی مدت میں پایہ تکمیل تک پہنچادیا

آپ کے والد ماجد مرحوم سید جواد نے ان تمام مرحلوں میں اپنے بیٹے کی ترقی اور پیش رفت میں اہم اور نمایاں کردار ادا کیا ، رببر عظیم الشان نے منطق و فلسفہ کے موضوع پر کتاب " منظومہ سبزواری " کوپہلے مرحوم آیت اللہ میرزا جواد آقا تهرانی اور اس کے بعد " شیخ رضا ایسی " کے پاس حاصل کیا

حوزہ علمیہ نجف اشرف میں

آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای (مدظلہ) نے مشہد مقدس میں عظیم مرجع آیت اللہ العظمیٰ میلانی کے پاس ۱۸ سال کی عمر سے فقہ و اصول کے دروس خارج کا آغاز کردیا تھا ، آپ ۱۳۳۶ھ ش میں عتبات عالیات کی زیارت کی غرض سے نجف اشرف پہنچ گئے اور حوزہ علمیہ نجف کے عظیم مجتہدین جیسے سید محمد محسن حکیم ، سید محمود شاہرودی ، میرزا باقر زنجانی ، سید یحییٰ یزدی اور میرزا حسن بجنوردی کے دروس خارج سے کسب فیض کیا آپ نے حوزہ علمیہ نجف اشرف کے درس و تدریس اور تحقیق کے ماحول کو بہت پسند کیا لیکن آپ کے والد ماجد آپ کے وہاں رہنے پر راضی نہ ہوئے جس کی بنا پر آپ نجف اشرف سے کچھ ہی عرصے کے بعد اپنے والد کی مرضی کے مطابق انکے پاس مشہد واپس تشریف لے آئے

حوزہ علمیہ قم میں

آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای فقہ و اصول اور فلسفہ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ۱۳۳۷ھ ش سے ۱۳۴۳ھ ش تک حوزہ علمیہ قم میں مشغول رہے اور آیت اللہ العظمیٰ بروجردی (رہ) ، امام خمینی (رہ) ، شیخ مرتضیٰ حائری یزدی (رہ) اور علامہ طباطبائی (رہ) جیسے بزرگ علماء کے محضر سے کسب فیض کیا

۱۳۴۳ھ ش میں رببر انقلاب کو اپنے والد ماجد کے خط کے ذریعہ معلوم ہوا کہ آپ کے والد کی ایک آنکھ کی بینائی " موتیا بندھ " کی وجہ سے زائل ہوگئی ہے آپ اس خبر سے بہت افسردہ اورغمگین ہوئے اور " قم میں تعلیم جاری رکھنے یا مشہد واپس جا کر والد ماجد کی خدمت کرنے " کے درمیان پس و پیش میں پڑ گئے ، غور و فکر کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچے گئے کہ خدا کی خاطر قم سے مشہد کے لئے ہجرت اختیار کریں اور اپنے والد ماجد کی وہاں جا کر خدمت اوردیکھ بہال کریں ، آپ اس بارے میں فرماتے ہیں :

" میں باپ کی خدمت کرنے مشہد چلا گیا اور خدا وند عالم نے مجھے بہت زیادہ توفیقات عطا فرمائیں ، بہرحال میں اپنا فریضہ اور ذمہ داری ادا کرنے میں مشغول ہوگیا ، اگر میں زندگی میں کامیاب ہوا ہوں اور مجھے توفیق حاصل ہوئی ہے تو اس بارے میں میرا عقیدہ یہ ہے کہ یہ اسی نیکی کی وجہ سے ہے کہ جو میں نے اپنے والد ماجد

، بلکہ ماں باپ دونوں کے ساتھ کی تھی ”

آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے ان دو راستوں (۱- قم میں تحصیل علم ، ۲- مشہد میں والدین کی خدمت) میں صحیح راستے (مشہد میں والدین کی خدمت) کو انتخاب کیا ، بعض اساتذہ اور ملنے جلنے والوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ آپ نے اتنی جلدی قم کیوں چھوڑ دیا ، اگر رہ جاتے تو مستقبل میں ایسے بن جاتے اور ویسے ہوجاتے لیکن آپ کے تابناک اور روشن مستقبل نے بتادیا کہ آپ کا انتخاب صحیح تھا اور تقدیر الہی نے آپ کے لئے بہترین انجام رقم کر دیا تھا ، کیا اس وقت کوئی تصور کرسکتا تھا کہ ایک ۲۵ سالہ بااستعداد جوان عالم کہ جو خدا کی رضا اور والدین کی خدمت کی خاطر قم سے مشہد روانہ گیا ، ۲۵ سال بعد مسلمانوں کے رہبر اور ولی امر ایسے بلند مقام اور منزلت پر فائز ہوجائے گا ؟ !

آپ نے مشہد مقدس میں درس سے ہاتھ نہیں کھینچا اور تعطیلات کے ایام یا سیاسی جد و جہد و فعالیت ، جیل اور سفر کے علاوہ اپنی فقہ و اصول کی تعلیم کو ۱۳۴۷ھ ش تک مشہد کے بزرگ علماء بالخصوص آیت اللہ العظمیٰ میلانی کے محضر میں پابندی کے ساتھ جاری رکھا ، اسی طرح آپ جب ۱۳۴۳ھ ش میں مشہد میں مقیم ہو گئے تو آپ نے تحصیل علم اور ضعیف و بیمار باپ کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ فقہ و اصول اور دینی تعلیم سے جوان طالب علموں اور اسٹوڈینٹس کو آگاہ اور روشناس کرانا شروع کر دیا تھا

سیاسی جد و جہد

آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای خود فرماتے ہیں کہ ” میں امام خمینی (رہ) کا فقہی ، اصولی ، سیاسی اور انقلابی شاگرد ہوں ” لیکن مجاہد اعظم اور شہید راہ خدا ” سید مجتبیٰ نواب صفوی ” کے ذریعہ آپ کے پہلے سیاسی ، جہادی مرحلے اور طاغوتی طاقت کے ساتھ مقابلہ اور جد و جہد کا آغاز ہوا ، جس وقت نواب صفوی چند فدائیان اسلام کے ہمراہ ۱۳۳۱ھ ش میں مشہد گئے اور مدرسہ سلیمان خان میں اسلام کے احیاء و بقا اور الہی احکام کی حاکمیت ” کے موضوع پر ولولہ انگیز اور پرجوش تقریر کی جس میں ایرانی عوام کو برطانوی سامراج کے مکر و فریب اور شاہ کی خیانتوں سے آگاہ کیا اس وقت آیت اللہ خامنہ ای جو مدرسہ سلیمان خان کے جوان طالب علم تھے ، نواب کی شعلہ بیانی سے بہت متاثر ہوئے ، آپ فرماتے ہیں :

” اسی وقت انقلاب اسلامی کی چنگاری نواب صفوی کی شعلہ بیانی کے ذریعہ میرے وجود میں آگئی تھی اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ میرے دل میں پہلی آگ مرحوم صفوی نے روشن کی تھی ”

امام خمینی (رہ) کی تحریک کے ہمراہ

آیت اللہ خامنہ ای نے ۱۳۴۱ھ ش میں اس وقت میدان سیاست میں قدم رکھا کہ جب آپ قم میں مقیم تھے اور محمدرضا شاہ پہلوی کی اسلام دشمن پالیسی اور امریکہ نواز سیاست کے خلاف امام خمینی (رہ) کی انقلابی تحریک کا آغاز ہوا آپ اس وقت سیاسی جدو جہد کے میدان میں وارد ہو گئے اور پورے سولہ سال تک بہت سے نشیب و فراز ، شکنجے ، شہر بدری اور جیل جانے کے باوجود آپ نے جد و جہد کا سفر جاری رکھا اور اس راستے میں پیش آنے والے کسی بھی خطرے سے آپ ہراساں نہیں ہوئے آپ پہلی بار محرم ۱۳۸۳ھ ق میں امام خمینی (رہ) کی جانب سے آیت اللہ میلانی اور خراسان کے دیگر علماء تک پیغام پہنچانے پر مامور ہوئے اس پیغام میں علماء کے لئے محرم الحرام میں تبلیغ کرنے کا طریقہ کار ، شاہ کی امریکہ نواز پالیسیوں کو فاش کرنا ، ایران کے حالات اور قم میں رونما ہونے والے حوادث جیسے اہم موضوعات شامل تھے آپ نے اس ماموریت کو بحسن و خوبی انجام دیا اور خود بھی تبلیغ کے لئے شہر ” بیرجند ” کی جانب روانہ ہو گئے اور امام خمینی (رہ) کا پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ ، تبلیغ اور شاہ کی امریکہ نواز پالیسیوں کو فاش کرنا شروع کر دیا ، لہذا ۹ محرم مطابق ۱۲ خرداد ۱۳۴۲ھ ش کو آپ گرفتار کر لئے گئے اور ایک رات قید میں رہنے کے بعد اگلے

روز مجلس نہ پڑھنے ، تقریر نہ کرنے اور زیر نظر رہنے کی شرط پر رہا کر دیئے گئے ، ۱۵ خرداد کا حادثہ پیش آنے پر آپ کودوبارہ بیر جند سے مشہد لاکر فوجی قید خانہ میں بند کر دیا گیا اور یہاں پر آپ نے دس دن شکنجہ اور آزار کے ساتھ قید با مشقت میں گزارے

دوسری گرفتاری

یہمن ۱۳۴۲ھ ش مطابق رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ق میں آیت اللہ خامنہ ای اپنے چند دوستوں کے ساتھ ایک منظم پروگرام کے تحت (شہر) کرمان کی جانب روانہ ہوئے ، کرمان میں دو تین دن قیام کے دوران تقریریں کیں ، شہر کے علماء اور طلاب سے ملاقات کی ، اس کے بعد آپ زاہدان کے لئے روانہ ہو گئے ، یہاں پر آپ نے عوامی اجتماعات میں پُر جوش تقریریں کیں اور (شاہ کی امریکہ نواز پالیسیوں) کو برملا کرنے اور بالخصوص شاہ کے ذریعہ چھٹی یہمن کو منعقد کیئے جانے والے جعلی ریفرنڈم کے سلسلے میں کی جانے والی تقریروں کو لوگوں نے بہت پسند کیا ، پندرہ رمضان المبارک ، امام حسن مجتبیٰ کی تاریخ ولادت کے موقع پر پہلوی شہنشاہی حکومت کی شیطانی اور امریکہ نواز سیاست کے متعلق آپ کی بے باک انداز میں تقریریں اور آپ کی شجاعت و انقلابی جوش و ولولہ اپنے عروج کو پہنچ گیا لہذا ساواک (شاہ کی خفیہ ایجنسی) نے آپ کو گرفتار کر کے ہوائی جہاز کے ذریعہ تہران روانہ کر دیا ، رہبر عظیم الشان تقریباً دو مہینے تک (تنہائی کے عالم میں) ” قزل قلعه ” نامی جیل میں قیدی بنا کر رکھے گئے اور آپ نے اس جیل میں انواع و اقسام کی توہین اور شکنجے برداشت کئے

تیسری اور چوتھی گرفتاری

مشہد اور تہران میں انقلابی اور پر جوش جوانوں کے درمیان آپ کی تفسیر و حدیث اور اسلامی تفکر پر مبنی مذہبی کلاسیں بہت مقبول ہوئیں آپ کی یہ مذہبی سرگرمیاں ساواک کے غم و غصہ کا باعث بنیں اور ساواک نے آپ کا پیچھا کرنا شروع کر دیا ، اسی وجہ سے آپ نے ۱۳۴۵ھ ش کا سال تہران میں مخفی طور پر گزارا اور ایک سال بعد (۱۳۴۶ھ ش) آپ گرفتار کر کے جیل بھیج دئے گئے ، آپ کی انہیں علمی سرگرمیوں ، جلسے اور کلاسیں منعقد کرنے ، عالمانہ اور مصلحانہ انداز میں عوام کے سامنے بیان کرنے کی بنا پر آپ کو دوبارہ پہلوی ساواک نے ۱۳۴۹ھ ش میں گرفتار کر کے جیل بھیج دیا

پانچویں گرفتاری

حضرت آیت اللہ خامنہ ای (مدظلہ) ساواک کے ذریعہ اپنی پانچویں گرفتاری کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :
 “ ۱۳۴۸ھ ش سے ایران میں مسلح تحریک کا احساس ہو گیا تھا ، میرے بارے میں اُس وقت کی حکومتی کی ایجنسیوں کی حساسیت اور شدت عمل میں اضافہ ہو گیا تھا ، کیوں کہ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ ایسی تحریکوں سے میرے جیسے افراد کا منسلک ہونا ناگزیر ہے لہذا ۱۳۵۰ھ ش میں مجھے پانچویں مرتبہ جیل ڈال دیا گیا ، جیل میں ساواک کا تشدد آمیز سلوک آشکارا طور پر بتا رہا تھا کہ یہ ایجنسی ، اسلامی فکر رکھنے والے مراکز کے مسلح تحریک سے ملحق ہونے پر کس قدر فکر مند ہے اور یہ ایجنسی اس بات سے بھی خوب واقف تھی کہ مشہد اور تہران میں میری تبلیغاتی سرگرمیاں ، ان مسلح تحریکوں سے علیحدہ نہیں ہیں لہذا آزادی کے بعد تفسیر کے عمومی دروس اور آئیڈیالوجک مخفی کلاسوں کا دائرہ مزید وسیع ہو گیا ”

چھٹی گرفتاری

۱۳۵۰ھ ش سے ۱۳۵۳ھ ش کے درمیان آیت اللہ خامنہ ای کے تفسیر اور اسلامی و انقلابی آئیڈیالوجک پر مشتمل دروس مشہد مقدس کی تین مسجودوں "مسجد کرامت" "مسجد امام حسین (ع)" اور "مسجد میرزا جعفر" میں تشکیل پاتے اور ہزاروں مشتاق افراد آپ کے ان دروس میں شرکت کر کے فیض یاب ہوتے تھے بالخصوص ان تین مرکزوں پر اسلام اور انقلاب کے معتقد طالب علم اور آگاہ و روشن خیال جوان آپ کے دروس میں شرکت کر کے خالص اسلامی نظریات سے آشنا ہوتے تھے

آپ کا نہج البلاغہ کا درس ایک نئے جوش و ولولے کے ساتھ برقرار ہوتا تھا فوٹو کاپی کئے ہوئے کتابچے "پرتوی از نہج البلاغہ" کے عنوان سے ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ریتے، وہ انقلابی نوجوان طالب علم کہ جنہوں نے جد و جہد اور حقیقت کا درس آپ سے سیکھا تھا، ایران کے دور و نزدیک شہروں میں جاتے اور وہاں کے لوگوں کو ان نورانی حقائق سے آشنا کر کے عظیم اسلامی انقلاب کے لئے زمینہ ہموار کرتے تھے، ان سرگرمیوں کی وجہ سے بے رحم ساواک نے "دی ماہ" ۱۳۵۳ھ ش میں آیت اللہ خامنہ ای کے مشہد میں واقع مکان پر حملہ کر کے آپ کو گرفتار کر لیا اور آپ کی بہت سی یادداشتوں اور تحریروں کو ضبط کر لیا

آپ کی یہ چھٹی اور شدید ترین گرفتاری تھی اور ۱۳۵۴ھ ش کے موسم خزاں تک سول پولیس کی ایک مشترک کمیٹی کی قید میں رہے، اس مدت میں آپ ایسے وارڈ میں رکھے گئے جس میں سخت اذیت و آزار دیا جاتا تھا، آپ نے اس گرفتاری میں سخت تکلیفیں برداشت کیں، خود آپ کے بقول: "ان تکالیف کو صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہوں نے برداشت کی ہیں"

جیل سے رہا ہونے کے بعد آپ مشہد مقدس تشریف لے گئے اور پھر انقلابی کوششوں اور علمی و تحقیقاتی پروگرام کو جاری رکھا، لیکن اس بار آپ کو سابقہ طریقے پر کلاسیں تشکیل دینے کی اجازت نہیں دی گئی

شہر بدری

ظالم پہلوی حکومت نے آیت اللہ خامنہ ای کو ۱۳۵۶ھ ش کے آخر میں گرفتار کرنے کے بعد شہر بدر کر کے تین سال کی مدت کے لئے "ایران شہر" بھیج دیا، ۱۳۵۷ھ ش کے وسط میں ایران کے انقلابی مسلمانوں کی جدو جہد جب عروج کو پہنچی تو آپ "ایران شہر" سے آزاد ہو کر مشہد مقدس واپس تشریف لے آئے اور پہلوی سفاک حکومت کے خلاف عوامی سطح پر ہونے والی جد و جہد میں لوگوں کے ساتھ اگلی صفوں میں شامل ہو گئے اور آپ نے پندرہ سال تک، راہ خدا میں مردانہ اور دلیرانہ جد و جہد، قیام و پائنداری اور تمام سختیوں اور تلخیوں کو برداشت کرنے کے بعد انقلاب اسلامی کی شاندار کامیابی اور شاہی حکومت کے ظالمانہ نظام کے ذلت آمیز زوال اور ایران کی سرزمین پر اسلام کی حاکمیت کے شیریں پھل کو مٹھ کر بٹورے دیکھا

کامیابی کے نزدیک

اسلامی انقلاب کی کامیابی کے نزدیک، امام خمینی (رہ) کی پیرس سے تہران واپسی سے پہلے امام خمینی (رہ) کی جانب سے ایران میں شہید مطہری، شہید بہشتی، ہاشمی رفسنجانی جیسی مجاہد شخصیتوں کی شرکت سے "شورای انقلاب اسلامی" تشکیل پائی اور آیت اللہ خامنہ ای بھی امام خمینی (رہ) کے حکم سے اس شورای کے ممبر بنائے گئے، امام خمینی (رہ) کا پیغام شہید مطہری کے ذریعہ آپ تک پہنچا، رہبر کبیر انقلاب کا پیغام دریافت کرتے ہی آپ مشہد سے تہران تشریف لے آئے

کامیابی کے بعد

آیت اللہ خامنہ ای، اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد بھی اسی طرح جوش و ولولے کے ساتھ گرانقدر اسلامی

- فعالیت اور انقلاب اسلامی کے مقاصد سے نزدیک تر ہونے کے لئے کوششیں کرتے رہے جو سب کی سب اپنی نوع اور حالات کے اعتبار سے بے نظیر اور بہت ہی اہم تھیں ، یہاں پر ہم صرف اہم سرگرمیوں کا ذکر کر رہے ہیں:
- * آپ نے شہید بیہستی ، شہید بابنر اور پاشمی رفسنجانی جیسے ہم خیال اور ہمفکر اور مجاہد علماء کی مدد سے ۱۳۵۷ھ ش میں اسفند کے مہینے میں حزب جمہوری اسلامی کی بنیاد رکھی
 - * ۱۳۵۸ھ ش میں وزارت دفاع میں معاونت کے عہدے پر فائز ہوئے
 - * ۱۳۵۸ھ ش میں سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے سرپرست مقرر ہوئے
 - * ۱۳۵۸ھ ش میں تہران کے امام جمعہ منتخب ہوئے
 - * ۱۳۵۹ھ ش میں اعلیٰ دفاعی کونسل میں حضرت امام خمینی (رہ) کے نمائندہ مقرر ہوئے
 - * ۱۳۵۹ھ ش میں عراق کی جانب سے ایران کے خلاف مسلط کردہ جنگ کے شروع ہونے اور امریکہ اور سابق روس جیسی شیطانی قوتوں کے اشاروں پر صدام کی ظالم فوج کے ہاتھوں ایرانی سرحدوں پر عام تباہی مچانے کے ساتھ ، آپ نے لباس جنگ پہن لیا اور مخلصانہ طور پر میدان جنگ میں پہنچ کر اسلامی انقلاب کے دفاع اور ملکی سرحدوں کی حفاظت کے لئے دفاعی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے
 - * ۱۳۶۰ھ ش میں تیر مہینے کی چھٹی تاریخ میں تہران کی مسجد ابوذر میں منافقین نے آپ پر ناکام قاتلانہ حملہ کیا جس میں آپ زخمی ہو گئے
 - * صدارت : ایران کے دوسرے صدر ، محمد علی رجائی کی شہادت کے بعد آیت اللہ خامنہ ای ۱۳۶۰ھ ش میں مہر کے مہینے میں ۱۶ ملین سے زیادہ ووٹ حاصل کر کے امام خمینی (رہ) کے حکم پر اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر منتخب ہوئے
 - * ۱۳۶۰ھ ش میں انقلاب کی ثقافتی کونسل کے سربراہ منتخب ہوئے
 - * ۱۳۶۶ھ ش میں مجمع تشخیص مصلحت نظام کے سربراہ منتخب ہوئے
 - * ۱۳۶۸ھ ش میں بنیادی آئین میں تجدید نظر کرنے والی کمیٹی کے سربراہ مقرر ہوئے
 - * امت کی رہبری اور ولایت : ۱۳۶۸ھ ش میں خرداد مہینے کی ۱۴ تاریخ کو رہبر کبیر انقلاب اسلامی حضرت امام خمینی (رہ) کی رحلت کے بعد ، مجلس خبرگان رہبری نے آپ کو امت کی رہبری اور ولایت کے عظیم منصب اور ذمہ داری کے لئے منتخب کیا اور یہ انتخاب کتنا اچھا اور مبارک انتخاب تھا کہ امام خمینی (رہ) کی رحلت کے بعد آپ ایرانی عوام بلکہ امت اسلامیہ کی رہبری کی ذمہ داری بڑی خوش اسلوبی اور ذمہ داری کے ساتھ نبھا رہے ہیں -

قلمی آثار

اس مختصر تحریر کے آخر میں بہتر ہے کہ رہبر عظیم الشان کے قلمی آثار پر نگاہ ڈالتے چلیں :

تالیف و تحقیق :

- * طرح کلی اندیشہ اسلامی در قرآن
- * از ژرفای نماز
- * گفتار ی در باب صبر
- * چہار کتاب اصلی علم رجال
- * ولایت
- * گزارش از سابقہ تاریخی و اوضاع کنونی حوزہ علمیہ مشہد
- * زندگی نامہ آئمہ تشیع (غیر مطبوعہ)

- * پيشواي صادق
- * وحدت و تحزب
- * بنر از ديدگاه آيت الله خامنه اي
- * درست فهميدن دين
- * حديث ولايت (آپ کے پيغامات اور گفتگو کا مجموعہ ہے کہ جو اب تک ۹ جلدوں ميں شائع ہو چکا ہے — ترجمے
- * صلح امام حسن ، تاليف راضي آل ياسين
- * آئندہ در قلمرو اسلام ، تاليف سيد قطب
- * مسلمانان در نهضت آزادي ہندوستان ، تاليف عبد المنعم نمرى نصرى
- * ادعا نامہ عليہ تمدن غرب ، تاليف سيد قطب